شیخ عبدالغفار اثر ایم۔اے

تلخ نوائی

نوا را تلخ تر مے زن چو ذوق نغمہ کم یابی

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یونہی بخش دیئے جاؤ گے اور کچھ آزمائے نہ جاؤ گے حالانکہ تم سے پہلی امتوں کے لوگ آرے سے چیرے گئے اور لوہے کی کنگھیاں ان کے جسم پر چلائی گئیں اور وہ ثابت قدم رہے ٥

بیا تا کار ایں امت بسازیم
قمار زندگی مردانہ بازیم!

خدا کے فضل سے جماعت اہلحدیث اور طبقہ محدثین میں اہل علم اور اہل قلم حضرات کی کمی نہیں ہے اور یہ بھی آپ حضرات کو معلوم ہے کہ "ترجمان الحدیث" مدت سے علمی خدمات انجام دے رہا ہے اور اس کے صفحات ہر وقت آپ کے لئے حاضر ہیں۔——— آج ضرورت اس امر کی ہے کہ عہد حاضر کے اہم ترین موضوعات اور امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے وقتی مسائل پر نہایت عالمانہ رنگ میں مضامین لکھے جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں، اس وقت ملت اسلامیہ جس بحران میں گھر گئی ہے اور مسائل زندگی نے جس طرح ہر چہار طرف سے یلغار کر کے ایک بھنور کی صورت پیدا کر دی ہے۔ ایسے حالات میں اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ اس بحران اور متلاطم ماحول سے بسلامت کنارے تک پہنچنے کی مساعی کی جائے۔ آپ اکثر سوچتے ہوں گے کہ موجودہ دور جس قدر نازک پر آشوب، پر خطر، مہیب اور ہولناک ہے، ایسا اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ اور یہ ہے بھی درست! لیکن

سوال یہ ہے کہ محض خطرات کا ذکر کر دینا ہی کافی ہے یا اس کے لئے کچھ عملی تدابیر کی بھی ضرورت ہے؟

جیسا کہ آپ سبھی جانتے ہیں، عہد حاضرہ نے ہمیں چند ایسے مسائل سے دوچار کر دیا ہے کہ اگر ہمارے علمائے امت نے اور اہل علم و عمل حضرات نے ان مسائل کے بارے میں قوم کیلئے قرآن و حدیث اور سیرتِ پاک کی روشنی میں کوئی راہِ عمل متعین نہ کی تو امت کی ہلاکت میں کوئی کسر باقی نہ رہ جائے گی۔ بالخصوص ہماری نئی پود جس سرعت سے تعیشات اور ضلال و گمراہی کی طرف جا رہی ہے اور جس تیز رفتاری سے اہل کفر کی اقتدا کر رہی ہے، اس کی روشنی میں یہ تصور کرنا کہ شاید ہمارا مسلمان رہنا ایک قصہ پارینہ بن کر رہ جائیگا، بیجا نہ ہوگا۔ اگر آپ حضرات اسی طرح خاموش تماشائی بنے رہے اور آگے بڑھ کر اپنے علم و عمل سے کوئی کارنامہ سر انجام نہ دیا تو پھر یاد رکھئے کہ قیامت کے دن خداوند قدوس کی باز پرس سے ہمیں کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔

میں ان لوگوں سے کوئی توقع نہیں رکھتا جو محض نام و نمود، پبلسٹی اور عہدوں کی خاطر اخبارات اشتہارات میں اپنے نام نمایاں مقامات پر چھپوانے کے لئے سرگرم عمل اور اقتدار کی خاطر جلسوں اور جلوسوں میں نظر آتے ہیں۔ بلکہ میرے مخاطب وہ لوگ ہیں جو گمنامی کے گوشہ میں بیٹھ کر محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کی خاطر، اس امت کی بھلائی کے لئے اپنے سوز و تڑپ اور آتشِ درون سے کارِ امت کی کارسازی کا حوصلہ رکھتے ہوں کیونکہ اخلاص کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں اور جذبہ کے بغیر کسی کام کی تکمیل ممکن نہیں۔

اس وقت اگرچہ ان گنت مسائل نے ہمیں گھیر رکھا ہے، لیکن اہم ترین مندرجہ ذیل دس مسائل ہر مخلص مسلمان کی فوری توجہ کے مستحق ہیں:

(۱) اس وقت عالمگیر اقتصادی بحران نے جس طرح پوری انسانیت کو اپنی گرفت میں لیا ہے، اس سے بچ نکلنے کی کیا تدابیر اختیار کی جائیں؟ عہد حاضر صرف ڈالر کا غلام بن کر رہ گیا ہے ہر چیز زر طلبی کی زد میں آچکی ہے اور انسان کی تمام تر کوشش محض روپیہ کمانے میں صرف ہو رہی ہے اور باقی تمام مسائل فراموش ہو چکے ہیں۔ ہمارے پاس اس زہر کا بہترین تریاق قرآن مجید موجود ہے جو بیحد موثر ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی زود اثر بھی ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم خود بھی اس دلدل سے نکلیں اور پھر پوری دنیا کو اس نسخہ کے استعمال پر آمادہ کریں۔

(۱) دوسرا اہم ترین مسئلہ موجودہ فحاشی، بے راہروی اور بے پردگی ہے جس سے ہماری پوری زندگی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے بہن بیٹی اور بہو کے سر سے دوپٹہ اتر گیا ہے ہمیشہ

اور ٹیلی ویژن نے تو ہمارے گھروں کی چار دیواری میں گھس کر ہماری غیرت کا جنازہ نکالا ہے، کیا آپ اس معاملہ میں قوم کو متنبہ نہیں کر سکتے۔

(۳) تمام کاروباری اداروں، منڈیوں، دکانوں اور لین دین میں سود خوروں اور بینکوں کا عمل دخل ہے۔ سود کا لینا، دینا کس قدر گناہ ہے؟ آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کے خلاف جہاد کریں۔ ملک کے ماہرین اقتصادیات کا فرض ہے کہ اسلامی بلا سود بینکوں کے اجراء کے لئے سرگرم مساعی کریں۔ یہ کوئی ناممکنات میں سے نہیں، صرف منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔

(۴) عام لوگوں میں کفار کی نقالی، ہپی ازم اور مغربی افکار کی مقبولیت کا رجحان ہے۔ حالانکہ ہمارا ماضی ہماری تہذیب، ہمارا تمدن، ہمارا علم و شعور، ہمارا دین اور ہماری تاریخ خود اس قابل ہے کہ دوسرے اس پر رشک کریں —— کیا آپ ماضی کے کھنڈرات سے ان انمول جواہر کو کھود کر بازار میں نہیں لا سکتے ——؟

(۵) امت میں باہمی تعصب، افتراق و تشتت، فرقہ پرستی کا زہر اور علماء کی بے عملی (الا ماشاء اللہ) انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ امت صرف تمام نہاد مولویوں کے پیٹ کی خاطر باہم دست و گریباں ہے، اس کے خلاف بند باندھنے کی ضرورت ہے۔

(۶) ہمارے مکاتب و مدارس جو اس وقت ملک میں جاری ہیں، چاہے وہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری، ان میں مذہبی علوم، اسلامی نظام تدریس، قرآن فہمی اور احادیث کی نشر و اشاعت کو یکسر فراموش کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ہمارا ملک نظریاتی ہے، ہماری قوم نظریات کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ نئی نسل ان علوم سے قطعی بے بہرہ اور لاعلم ہے۔ کیا ایسی بے دین نسل سے آپ یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ مستقبل میں اسلام کی آبیاری کر سکے گی؟

(۷) ساتواں مسئلہ ملک میں اسلامی دستور اور شرعی قوانین کا نفاذ ہے۔ آج اس نظریاتی، لا الہ الا اللہ کے نام پر وجود میں آئی ہوئی مملکت کو تیس سال کا زمانہ ہونے کو آیا ہے لیکن اس معاملہ میں ہنوز روز اول ہے۔ کافرانہ قوانین ملک میں جاری و ساری ہیں جن کی وجہ سے ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی ہے۔ قتل، زنا، خون، شراب نوشی، چوری، ڈاکہ اور ہیچ جرائم سے معاشرہ کا ناک میں دم آگیا ہے۔ اس کا واحد علاج شرعی قوانین کا نفاذ ہے اور بس! —— اس کیلئے سر توڑ کوشش کی جائے۔

(۸) تبلیغ اسلام کا فریضہ یکسر فراموش کر دیا گیا ہے حالانکہ خدائے لم یزل کا حکم ہے کہ تم میں سے ایک جماعت "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کے لئے وقف رہنی چاہیئے۔ ادھر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: بلغوا عنی ولو آیۃ " لیکن ہر شخص خواب خرگوش میں مدہوش ہے ——— اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام دنیائے کفر کو اسلام کا پیغام پہنچایا جائے "از مرش" کی ستائی ہوئی دنیا یقیناً اسے خوش آمدید کہے گی ——— کیا یہ حاملین قرآن کا فرض نہیں ——— ؟

(۹) نیز اس مسئلہ اسلام کے شاندار ماضی کا احیاء ہے ۔ خدا کے فضل سے اس معاملہ میں کوئی قوم مسلمانوں کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی ۔ آپ نے ایک ہزار سال تک دنیا کی رہبری و راہنمائی کے فرائض سرانجام دیئے ہیں، کیا اب اسلام بدل گیا ہے ؟ کیا قرآن اپنی بلاغت آفرینی ختم کر چکا ہے ؟ کیا شمع رسالت کی ضیا ختم ہو گئی ہے ؟ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم مر گئے ہیں!

(۱۰) اسوۂ حسنہ کی افادیت سے قوم کو روشناس کرانے اور کردار نبوت کو اجاگر کرنے کی شدید ضرورت ہے تاکہ قوم میں عزم نو پیدا کیا جا سکے ۔ قرآن کا دعویٰ ہے :

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ "

جب تک امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھ کر زندگی کی راہیں تلاش نہ کرے گی ترقی تو کجا یہ زندہ ہی نہیں رہ سکتی ۔

یہ ہیں چند مسائل اور موضوع جن پر غور و فکر، تحریر و تقریر اور عمل درآمد کی فوری ضرورت ہے ۔ میں ملک کے دردمند اہل قلم اور مخلصین اہل علم سے پرسوز گذارش کروں گا کہ ان مسائل کو پیش نظر رکھیں، خود بھی پیکر عمل بن جائیں اور دوسروں کو بھی جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کریں، ہمارا فریضہ عمل کے لیے پرسوز دعوت دینا ہے، اثر پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے ۔ اگر ہم یہ بھی نہ کر سکے تو پھر دعوائے اسلام فضول ہے ؎

کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز
اے روسیاہ، تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا!

بقیہ مسائل قربانی :

. . . کے برابر ہی گذر چکا ہے کہ قربانی کے جانور کے محض انتخاب کر لینے یا خرید لینے سے قربانی واجب نہیں ہوتی لہذا اب شخص جس کا جانور قربانی سے قبل مر گیا اور مزید کی استطاعت نہیں رکھتا، معذور ہے ، اس کا اعادہ ضروری نہیں! واللہ اعلم

سلسلہ سوشلزم، کمیونزم، کیپیٹل ازم وغیرہ :